

فیروز بھیانے مانگت لوگ بنادیا۔ آج وہ ہمارے پاس ہوتے تو کیا..... ستارہ باجی ہمارا
یہ حال کر سکتی تھیں؟ بولیں آپ بھی کچھ اباجی! سکندر مالک بن سکتا تھا کوئی بھی کا۔
(آپ چیک پکڑتی ہے۔)

کیا بولوں! دونوں بازوؤں سے مت کھینچو مجھے۔

بس بھیا کا آپ لوگوں کو بہت مان ہے وہ..... وہ داستان آپ پوری طرح نہیں
جانتے..... میں آپ کے بھیا کی خاطر گھر بار چھوڑ کر آئی تھی..... سن لیجئے آپ
سب! اس نے اگر میرے لیے زہر کھایا تھا تو میں نے بھی لوک لاج کی پرواہ کی
تھی۔ سن لیجئے آپ تینوں کان کھوں کر..... تب مجھے علم نہ تھا کہ میں اتنی مشہور،
امیر گلوکارہ بھی ہو سکتی ہوں، پھر تمہارے چہیتے بھائی نے..... تمہارے نکھلو بھائی
نے دو دو دن کے فاقہ کروانے شروع کر دیئے سارے خاندان کو۔ اباجی خدا
کے لیے آپ بھی تو کچھ کہیے! بتائیے آپ بھی..... کس مجبوری میں شادی کی میں
نے بتائیے نا۔..... مجھے آپ کے بھائی سے محبت نہ تھی پرمجھے اس پر ترس آگیا
تھا۔ ہپتال میں دیکھ کر۔

یہ کچھ اتنے چھوٹے تو نہیں تھے، یہ سب جانتے ہیں۔

پھر..... میں نے اور اباجی نے ہمت کی..... اور اس ہمت کا یہ صلد دیا ہے..... یہ صلد
ہے۔ میں اپنی مرضی سے گلوکارہ نہیں بنی، مجھے بھی مجبوری تھی آپ سب کی۔

بھیا یہ نہیں چاہتے تھے کہ آپ سٹوڈیوز میں دھکے کھاتی پھریں۔

ستارہ: تم تو چھوٹے تھے بھیا کی جان..... تمہارے بھائی نے مجھے اس وقت روکنا چاہا جب
پانی سر سے نکل چکا تھا۔ جس چیز کو انہوں نے بعد میں غیرت اور عزت کا سوال بنایا
تھا، دراصل وہ اتنی وجہ تھی کہ..... کہ میرے مقابلے میں وہاپنے آپ کو معمولی
اور کم اہمیت کا سمجھنے لگا تھا۔ جب پہلے پہل میں سٹوڈیوز جانے لگی تو انہوں نے
بھی نہیں روکا۔

آپ: اتنے سال ان کے ساتھ رہ کر یہی کچھ ان کی توقیر رہ گئی ہے۔ تیرے دل میں
ستارہ۔

ستارہ: ہم دونوں ہمیشہ اس طرح رہے آپا جیسے ایک صحت مند سالم ٹانگ کے ساتھ
لنگری ٹانگ رہتی ہے۔

گنینہ: آپ کے لیے وہ لنگری ٹانگ تھے پر ہمارے وہ بھائی تھے۔ وہ آپ کے دکھوں کم
سے غائب ہوئے..... پتہ نہیں مر گئے یا زندہ ہیں!

ستارہ: میں مانتی ہوں۔ میری وجہ سے گئے..... لیکن اتنا تو مانے کہ طلاق مل جانے کے
بعد بھی میں آپ کے پاس رہی، آپ کی غلام بن کر۔

گنینہ: آپ کو اپنا Career پیارا تھا۔ ہم سب اتنے چھوٹے بھی نہیں تھے باہم.....
چپ رہتے تھے پر سمجھتے سب تھے..... آپ کے پاس بھی جانے کی کوئی جگہ
نہیں..... آپ کس کے پاس جاتیں؟

ستارہ: تم نہیک کہتی ہو، شاید یہی وجہ تھی! شاید.....
گنینہ: کوئی مرد بھلا برداشت کرتا ہے کہ اس کی بیوی اس سے زیادہ حشیثت کی ہو۔ آدنی
مرنہ جائے ایسی ذلت سے پہلے۔

ستارہ: کاش یہ مجھے تب پتا ہوتا!
عاصم: اب یہ تم لوگ پچھلی باقیں مت لے کر بیٹھ جاؤ..... باجی! ہمیں آپ کا اعتبار نہیں
رہا، پچھی بات تو توانی ہے۔

باپ: عاصم!

ستارہ: آپ اسے بولنے دیں ابھی! گیس نکلنے دیں، پر یشندر نہیں رہنا چاہیے۔

عاصم: آپ پوچھیں آپا؟
آپا: تم پوچھو!

گنینہ: میں پوچھتی ہوں، آپ سب رہنے دیں۔ جی صاف صاف بتائیں اس آدمی کے
اس گل رخ سکندر سے آپ کا کیا رشتہ ہے؟
(ستارہ سب کی طرف باری باری دیکھتی ہے)

ستارہ: جور شستہ میرا تم سب کے ساتھ ہے..... جور شستہ ایک انسان کا کسی اور انسان کے
ساتھ ہونا چاہیے۔

عاصم:
آپ ڈیلائگ نہ بولیں پلیز، بات کریں۔ آپ نے اپنی کوٹھی اس کے نام کروادی
ہے، ہم نخخے منے بچے نہیں ہیں۔

ستارہ:
میں کب کہتی ہوں تمہیں پتا نہیں ہے، سب..... یہ درست ہے۔
بیٹی تو اتنا برا قدماً اٹھانے سے پہلے مجھے تو بتا دیتی!

ستارہ:
بیٹی تو میں نے صرف اپنی کوٹھی ان کے نام کی ہے..... جب میں نے اپنا سارا وجود
اس کے نام لکھوا دیا تو پھر کیا کہیں گے آپ لوگ!

آپ:
کچھ تجھے شرم، کچھ تجھے حیا ہے..... ہمارے بھائی کا کچھ پتا نہیں، چلو مٹی ڈالو۔ تو نے
تو طلاق لے کر ختم کیا تھے، بھائی تو ہمارا گیا گھر سے۔ ابھی اس پر وڑیوسر کا قصہ
پرانا نہیں ہوا جس کی خاطر تو نے زہر کھالیا تھا.....

ستارہ:
کاش اس وقت آپ لوگوں نے مجھے مر جانے دیا ہوتا!
آپ:
زہر کھانے کی کیا ضرورت تھی، اس سے نکاح پڑھوا لیا ہوتا..... امیر آدمی تھا، دو
بیویاں انورڈ کر سکتا تھا۔

ستارہ:
اس کے پانچ چھوٹے چھوٹے بچے تھے..... اور اس کی بیوی بالکل بے یار و مددگار
عورت تھی۔ نہ اس کا کوئی مائیکہ تھا نہ سرال!

گلینز:
عشق کرتے وقت آپ کو پتا نہیں تھا کہ وہ شادی شدہ، بچوں والا ہے؟
ستارہ:
تم مانو گی تو نہیں، لیکن خود مجھے اس وقت علم ہوا جب میں نے زہر کی گولیاں کھائی
تھیں..... کئی بار عشق سرنگ کی طرح اندر ہی اندر بڑے گھرے راستے بنایتا ہے
اور علم تک نہیں ہوتا..... اندر ریل کی پڑی بچھ جاتی ہے مگریاں چلنے لگتی ہیں اور
پہاڑ کو پتا نہیں چلتا کہ کتنی آمد و رفت ہو گئی ہے اندر۔

آپ:
اور یہ موجودہ عشق کب سے چل رہا ہے تیرا؟
ستارہ:
(دکھ سے) آپا!

گلینز:
مجھ پر تو اتنی پابندیاں ہیں کہ اکیلی دوست کے گھر تک نہیں جا سکتی..... آگ کریم
کھانے جاؤں تو باجی ساتھ جاتے ہیں۔
عاصم:
اچھا ب تم چپ بھی کرو۔

آپا:

یہ بتا اور کتنے عشق ہوں گے تیرے..... اور کتنی ذلتیں برداشت کرنا ہوں
ہمیں؟ کتنی بارناک کٹوائے گی ہماری..... بول؟

ستارہ:

(بہت دکھ سے) آپا! ہم آرٹسٹ لوگ بکری و دل کے ہوتے ہیں۔ ہم بھی شجر جوہر
تلی کے لیے، محبت کے لیے لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں..... ان کی محبت میں
لیتے ہیں، جو لوگ آپ کی طرح محبت میں پناہ لیتے ہیں، جو لوگ آپ کی طرف
مضبوط ہوتے ہیں اور کچے ہوتے ہیں وہ صرف خدا سے تلی چاہتے ہیں..... ان
انسان کے بت کو بار بار پوچنا نہیں پڑتا۔ جب بھی بارش پڑتی ہے آندھی آئی
ہمیں انسانی دلوں پر دستک دینی پڑتی ہے۔ جو لوگ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں،
جانئے انہیں صرف ایک بار عشق ہوتا ہے..... وہ تو کچے گھرے پر پار ہو جاتے ہیں
ہمیشہ، انہیں لوگوں کی کیا پرواہ!

عاصم:

ہم سب آپ سے صرف اتنی بات پوچھنا چاہتے ہیں.....
کیا؟

ستارہ:

ہم تینوں کا فیصلہ ہے کہ اب ہم آپ کے پاس نہیں رہیں گے۔

عاصم:

نگینہ:

ہم میں اب اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ ہم روز اخباروں میں آپ کے نئے نکیل
پڑھیں۔ لوگوں کو جھوٹی پچیں Explanations دیں۔

عاصم:

ہمیں تو بڑا اعلان تھا کہ ہم سب اس کرائے کے مکان کو چھوڑ کر کوئی میں جا رہا
گے..... لیکن آپ بہتر سمجھتی ہیں، بہتر کرتی ہیں، آپ کہاتی ہیں، فیصلہ آپ کا
ہونا چاہیے۔

ستارہ:

اباچی، آپ ان کو سمجھائیں، پلیز.....!

عاصم:

ہم دونوں آپا کے ساتھ جا رہے ہیں..... اباچی! آپ مضبوط ہیں کہ اس بارگ
آپ اپنی شاگرد کو ہم پر ترجیح دیں گے؟

ستارہ:

آپ سب کہیں نہ جائیں، نہیں رہیں..... اس بار میں یہاں سے جاؤں گی اور واپس
نہیں آؤں گی۔

نگینہ:

باجی، کہنا آسان ہے، کرنا مشکل۔

تم فکر نہ کرو گئیں..... اس بار چاہے جو کچھ بھی ہو، میرا راہ خود کے گھرے پر پار
اتنے کا ہے۔

(ستارہ جاتی ہے، باپ امتحان ہے۔)

ستارہ..... ستارہ بیٹی..... چلی گئی..... ظالمو! بھگا دیا سے..... پہلے میرے بیٹے
فیروز کو نکھلو، نامرد کہہ کر لایا پتہ کر دیا اور اب.....
اب دیں ہمیں الزام، دیں رج رج کر!

کچھ تو سوچ لیتے کہ میں اندھا ہوں..... میں اسے کہاں تلاش کرتا پھر ووں گا!
(دروازے پر جا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ کیسرہ اس کے گلوzap پر آتا ہے۔ آنسو اس کی
آنکھوں سے گر رہے ہیں۔)

کٹ

قسط نمبر 5

کردار

ستارہ:	عمر ستائیں سال۔ خوش شکل
سکندر:	ایکٹر کی صفات کا مالک۔ خوش گلو نوجوان
باپ:	ماسٹر فضل۔ ستارہ کا استاد
راشدہ آپا:	موٹی۔ خوش شکل کھلی زبان والی
جلیل احمد:	معروف موسیقار۔ بوڑھا آدمی۔ جوانی کا جوش۔ عاشقِ مزا
فضل:	ٹی وی پروڈیوسر
اخباری نمائندہ:	
موسیقی کاڈائریکٹر:	ٹی وی سے مسلک

(پہلی ختم ہونے پر سکرین کے اوپر اردو اخبار میں بڑی بڑی سرفحی آتی ہے: ”ستارہ اور سکندر..... تعلقات کا بیار و پ اسٹارہ کے خاندان نے اسے عاق کر دیا۔“ اس اخبار کے بعد ایک رسالے پر ستارہ اور سکندر کی بہت سی تصویریں، اوپر موٹی سرفحی: ”ستارہ کا نیا بیکار..... سکندر بار قار!“ اس کے بعد ایک اور رسالہ جس کے باہر ستارہ کی تصویر ہے۔ ایک اخبار کی سرفحی: ”کیا یہ حق ہے کہ ستارہ گھر سے بھاگ گئی؟“ یہ سارے میزائل قالین پر پڑا ہے۔ کیسرہ آہستہ اس سکینڈل کو build کرتا ہے۔ پھر سکندر کی ناگلیں نظر آتی ہیں۔ اب کیسرہ پچھے ہٹ کر سارے سکندر پر فوکس ہوتا ہے۔ اس وقت وہ بڑے جوش میں فون کر رہا ہے۔)

لدر: کہاں ہیں تمہارے ایڈیٹر صاحب؟ صبح میں نے فون کیا تھا تو وہ نہار ہے تھے۔ پھر کیا تو وہ ناشتہ کر رہے تھے۔ اب؟ (سنتے ہوئے) ضروری کام ہے؟ جی ہاں ضروری کام ہے تو بلارہا ہوں۔ بھائی تم کسی ذمہ دار آدمی کو بلا وغایہ تم سے کچھ نہیں کہنا۔ (اس وقت غسل خانے سے ستارہ آتی ہے۔ اس نے بال دھو کر تو یہ لپیٹ رکھا ہے اور تو یہ کے کونے سے ہاتھ پوچھ رہی ہے۔)

ہاں جی، بیگم صاحب بول رہی ہیں؟ جی..... جی مجھے معلوم ہے ایڈیٹر صاحب گھر پر نہیں ہیں لیکن انہیں بتا دیجئے کہ میں ان پر ہٹک عزت کا دعویٰ کرنے والا ہوں۔ بیگم صاحب، ان کا خیال ہے کہ عزت دار لوگوں کی گپڑی اچھانا اتنا آسان کام ہے..... آپ اس ہفتے ”پردے میں رہنے“ دو۔ ”نکال کر دیکھیں، سارا فلمی رسالہ سوائے سکینڈل کے کچھ نہیں..... جی میں سکندر بول رہا ہوں۔ چلیں مجھے چھوڑیں..... جو لینکوں کجھ انہوں نے اپنے ملک کی مایہ ناز گلوکارہ کے لئے استعمال کی ہے، کیا نہیں زیب دیتی ہے؟ اوه جی آپ کو نہیں پڑتا ہو گا لیکن یہ تو فاشی سے بھی بدتر ہے۔ آپ لوگ تو بنے ہائے Images کو تو زنا اپنا فن سمجھتے ہیں۔ برسوں کی محنت کے بعد یہ مقام ہاتھ آتا ہے بیگم صاحب۔ یہ کوئی میتھی پالک پکانا نہیں ہے کہ سب پکالیں گے۔ ذرا سی بات..... ساری عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ آپ کو کردار کشی کی سزا ملنی چاہیے۔

(اس وقت ستارہ پاس آکر فون اس کے ہاتھ سے لیتی ہے اور فون میں کہتی ہے:)

ستارہ: سوری جی، رانگ نمبر!

(اور پھر فون رکھ دیتی ہے۔)

سکندر: یہ آپ نے کیا کیا؟

ستارہ: ٹھیک کیا، درست کیا۔

سکندر: میں ایڈیٹر کو فون کر رہا تھا..... قر صاحب کو۔

ستارہ: کیوں؟

سکندر: یہ سب رسالے، یہ ادبی صفحے..... یہ کیا کیا گند، کیا کیا سکینڈل پھیلا رہے ہیں۔ میں ان پر مقدمے کروں گا..... ان کو سیدھا کروں گا۔ میں وکیل ہوں آخر۔ اس کردار کشی کا خاتمہ کر دوں گا، ہمیشہ کے لئے۔

ستارہ: تم کچھ نہیں کرو گے، کوئی نوش نہیں لو گے ان باتوں کا۔ چل جھڑی زیادہ دیر نہیں جلتی۔

سکندر: میں آپ سے کہتا تھا کہ اتنی رازداری سے شادی نہ کریں، سکینڈل ہو جائے گا۔ لیکن آپ بھی نہیں مانیں۔ دھوم دھڑک سے شادی ہونا چاہیے تھی کسی بڑے ہوٹل میں۔

ستارہ: جان من! سکینڈل ہونا چاہیے..... سکینڈل ہوتے رہنا چاہیے..... سکینڈل مفید چیز ہے ہم لوگوں کیلئے۔ ہمیں اور شہرت ملتی ہے سکینڈل سے..... تم دونوں میں ٹاپ، پنچ جاؤ گے۔

سکندر: جی؟

ستارہ: سکینڈل نہ ہوں تو رسالے نہیں چلتے، آرٹ پاپولر نہیں ہوتے..... تمہیں دونوں میں build کر دے گا یہ سکینڈل۔ میں نے تو دس سال فیر و ذکر کے ساتھ اپنی شادی کو چھپایا۔ سکینڈل بننے دیئے۔ اپنے طلاق نامے کو ابا جی تک کونہ دکھایا۔..... باہم مشہور ہو کیس میں نے انہیں اپنی شہرت کے لئے ضروری سمجھا۔

سکندر: کیا کہہ رہی ہیں آپ! انسان اپنے میراث سے اپنے ٹینٹ سے مشہور ہوتا ہے۔

وہ دن گزر گئے سکندر..... اب تو ابلاغ کا زمانہ ہے، جو ابلاغ پر حاوی ہو گیا وہ لوگوں کے ذہنوں پر چھا گیا۔

آپ پتہ نہیں مجھے کیا کیا مژید سیکر لٹس بتاتی رہتی ہیں..... میں کچھ نہیں سنوں گا۔
(جاتے ہوئے) میں تھوڑی دیر میں آجائوں گا، لیچ تک!

کہاں جا رہے ہو سکندر؟
میں بہار سٹوڈیوز جا رہا ہوں۔ وہاں سے بیگ صاحب کو لے کر سید حاقر صاحب کے پاس جاؤں گا۔ ایڈیٹر صاحب سے ملوں گا۔
کس لئے؟

تردید چھپوں گا..... بیان دونگا کہ ستارہ میری جائز منکوحہ ہے اور شادی ہر بالغ آدمی کا حق ہے۔

(ہاتھ جوڑ کر) تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔ دیکھو سکندر، جب کسی آرٹسٹ کے ساتھ کوئی سکینڈل وابستہ ہو جاتا ہے تو پھر لوگ اس میں دلچسپی لینے لگتے ہیں..... گفتگو کے لئے وہ ایک دلچسپ موضوع بن جاتا ہے..... Fans پر اس کا جادو بڑھ جاتا ہے۔ سکینڈل آرٹسٹ کا گلیمر ہے..... تم خواہ مخواہ اپنا کوئی نقصان نہیں کرو گے۔ تم دونوں میں build ہو جاؤ گے۔

مجھے ایسا گلیمر، ایسا جادو نہیں چاہیے۔

ابھی تمہارے career کا آغاز ہے۔ تم بڑے خوش نصیب ہو کہ ایک بڑے سکینڈل میں پھنس گئے ہو۔ خدا قسم بڑا فائدہ ہو گا تمہیں اس کا..... دونوں میں (چکنی بجا کر)، دیکھا دونوں میں تم سالوں کی مسافت طے کرو گے۔ شو میں بزنس میں چھوٹا سا سکینڈل بھی رائٹ کی طرح اوپر لے جاتا ہے۔

مجھے یہ بے غیرتی لگتی ہے خدا کی قسم کہ آپ کے متعلق ایسی باتیں شائع ہوں اور میں چپ رہوں۔

ایسی باتوں کی ہم آرٹسٹ لوگوں کے لئے کوئی بھی چوڑی و قوت نہیں ہوتی سکندر۔ یہ تحریکی پیس کا کوٹ ہے..... ہر آرٹسٹ کو وقت بے وقت پہنچا پڑتا ہے۔ (سکندر

ان باتوں سے ڈھیلا ہو چکا ہے) ذرا دھیان تو دے ماہ نو خیز اس وقت شہر میں کہاں
کہاں تیراچ چاہے! بیگ گراونڈ گانے دس سال گا کر بھی یہ چرچانہ ملتا تھے۔
(پیار سے اس کا ہاتھ پکڑتی ہے۔)

کٹ

سین 2 آؤٹ ڈور دن

(ایک کار جا رہی ہے۔ اس میں کیسٹ لگا ہے۔ مرد کارڈ رائیو کر رہا ہے، ساتھ عورت بیٹھی
کون کھا رہی ہے۔ ساتھ ساتھ وہ جلدی جلدی کچھ کہہ رہی ہے، جیسے سکندر اور ستارہ کا
سینڈل ڈسکس کر رہی ہو۔ پھر وہ اسے رسالہ دکھاتی ہے اس میں ستارہ اور سکندر کی تصویر
ہے۔ مرد کے چہرے پر پہلے تعجب ہے، پھر حیرانی اور آخر میں مسکراہٹ آتی ہے۔ وہ شیپ
اوپنجا کرتا ہے اور کار کی پیٹھ تیز کرتا ہے۔ اس وقت شیپ پر کچھ اس نوعیت کی غزل ہو رہی
ہے جو سکندر کی آواز میں ہے: ”کل چودھویں کی رات تھی، شب بھر رہا چرچا تیر“ یہی
غزل ان تین چار سینوں میں مکمل ہوتی ہے۔)

کٹ

سین 3 آؤٹ ڈور دن

(ابڑی کی کسی میوزک شاپ میں جہاں کتابیں بھی بکتی ہیں، دو لڑکیاں سر جوڑے کا انتر پر
رسالہ ”پردے میں رہنے دو“ دیکھ رہی ہیں۔ کاؤنٹر کی دوسری طرف دو کانڈار کیسٹ لگاتا
ہے۔ یہی غزل جا رہی ہوتی ہے۔ دونوں لڑکیاں کھی کھی کر ہنستی ہیں۔ دو کانڈار سے
کیسٹ اور رسالہ خرید کر جاتی ہیں۔)

کٹ

میں 4 ان ڈور دن

(ایک بوزہ میں عورت تسبیح ہاتھ میں لئے بیٹھی ہے۔ ملازم آتا ہے اور ان کے سامنے سودا سلف کے کچھ لفافے رکھتا ہے۔ تھوڑی سی نقدی بھی واپس دیتا ہے۔ اب ملازم جاتا ہے۔ کیمرہ ایک لفافے پر پڑتا ہے۔ اس پر سمنی خیز خبر چھپی ہے: "ستارہ کا نیار و مان"۔ ملازم کے جانے پر بوزہ میں عورت تسبیح رکھتی ہے، لفافے میں سے کیلے نکال کر میز پر رکھتی ہے اور اخبار پڑھتی ہے۔ اندر سے ایک دس برس کا لڑکا ریڈ یو اٹھائے باہر کی طرف جاتا ہے۔ ریڈ یو پر گیت لگا ہے: کل چودھویں کی رات تھی.....

کٹ

میں 5 ان ڈور دن

(اس وقت ستارہ ایک شیپ ریکارڈر پر کچھلی غزل کا آخری حصہ سن رہی ہے۔ اس کے پاس ہی میوزک ڈائریکٹر جلیل احمد بیٹھا ہے۔ جلیل صاحب کے پاس ہار موئیم ہے اور یہ بالکل ایک کھویا ہوا بذھا ہے جو جوانی سے عیجده نہیں ہو سکا۔)

ستارہ: (شیپ بند کر کے) سنا آپ نے جلیل صاحب!

جلیل: (ہار موئیم پر دوچار نوٹ بجا کر) جی جناب، سنا۔

ستارہ: آپ خود بتائیں جو ریکارڈنگ میرے اور سکندر کے ڈویٹ کی ہوئی ہے، ویسی ہی اس کی بھی ریکارڈنگ ہوئی ہے۔ انصاف سے کہیں آپ کو نہیں لگتا کہ سکندر نے

جو سنگل گایا ہے، اس میں آپ نے پوری توجہ نہیں دی؟ پچھی بات کرنا آپ!

جلیل: توجہ سکندر صاحب نے نہیں دی میڈم۔

ستارہ: (غصے کے ساتھ) یہ بتائیں جو میرے ساتھ گانا ریکارڈ ہوا ہے، اس کی کوالٹی کیسے مختلف ہے؟

جلیل: بات یہ ہے میڈم ایک جولا ہا اپنے پنڈ سے کوئی سواتین میل دور ایک لق و دق صمرا

میں جلد ہاتھا.....

ستارہ: جلیل: بس اب سیر پیش بات ہو رہی ہے، آپ اپنے Jokes رہنے دیں۔

سکندر کے اس گانے نے سارے میل ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ جمع جمع آٹھوں کی پیدائش اور اب اس نے ایکشن میں حصہ لینا تھا جو ہم نے اسے روک دیا۔ ہر پوازی کی دوکان پر اس کا ریکارڈ نگ رہا ہوتا ہے۔ آپ چلیں میرے ساتھ، خیر سے خود دیکھیں۔ میں نے آپ کی دعا سے ایسی دھن فٹ کی ہے میدم..... جی میں نے دیکھ لیا تھا کہ چشم میں جا کر اس کا سر پورا نہیں رہتا..... دھن ہی ایسی بنائی ہے کہ رگی میں گانے والا فیل نہیں ہو سکتا حضرت علی کی قسم!

ستارہ: جلیل: آپ میری بات سن نہیں رہے!

ستارہ: جلیل: بسم اللہ..... فرمائیں..... ارشاد!

اگر آپ ریکارڈنگ کے وقت ذرا توجہ دیتے تو سکندر کے اس گانے کو اس سال ملک کے تمام ایوارڈز مل جاتے۔

جلیل: میدم جی آپ ریکارڈنگ انجینئر صابری صاحب سے مل کر پوچھ لیں۔ ویسے بھرم نہ کریں، ایوارڈ اس گانے پر بھی ضرور ملے گا۔ دھن ہی ایسی ہے۔

ستارہ: جلیل: مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ یہ صابری صاحب کی ریکارڈنگ ہے۔ آپ کو جب میں نے فون کیا تھا کہ ابراہیم صاحب سے ریکارڈنگ کرائیں تو..... ریکارڈنگ انجینئر، بہت کچھ منحصر ہوتا ہے جی۔

جلیل: نا اب یہ تو خدا قسم آپ کی زیادتی ہے۔ ریکارڈنگ انجینئر کو ہم لوگ فائل نہیں کر سکتے تاں، یہ توڈا ریکیٹر کا معاملہ ہے۔

ستارہ: جلیل: پکڑ کے سار استیان اس کر دیا ہے..... پورا batch اوپر چڑھا دیا ہے۔ سکندر کی آواز پر۔ ریکارڈنگ کا بھی ایک ڈھب ہوتا ہے جلیل صاحب..... ریکارڈنگ بھی ایک پورا فن ہے۔

جلیل: میدم جی دھن میں غلطی بتائیں آپ..... میرے Peices میں کوئی نقص نکال دیں۔ اس سکندر کو معاف کیجئے..... اس کی عادت ہے خالی سے توسر نہیں پکڑتے،

بعد میں جھگڑتے ہیں طلبے والے سے۔

خیر خالی بے کپڑا یا اسم سے، یہ فضول باتیں ہیں۔ بڑا گانے والا گیت کی نبض کو جانتا

ہے۔ اس کے لئے جگہ بے معنی ہے وہ جہاں سے چاہے رہی کو دیکھتا ہے۔

میدم جی ایک کتاب مٹھائی والے کی دوکان پر بیٹھا تھا۔ حلوائی نے وہی کے تسلی

دھونے کے لئے نلکے کے پسار کھدیجے.....

اب آپ سیر پیش ہو جائیں جلیل صاحب پلیزا!

کتاب نالیاں چائے لگا تو حلوائی بولا..... اونے بے شرم کیا کر رہا ہے؟ کتاب بولا..... میں

تمہاری کتاب نالیاں صاف کر رہا ہوں۔ یہ جو سکندر صاحب ہیں میدم جی.....

بس آپ چپ کریں، میں آپ کی عادت سے واقف ہوں۔

عجیب بات ہے ساری دنیا میری عادت سے واقف ہے، ایک میری بیوی میری

کسی عادت سے واقف نہیں ہو سکی۔ ہر روز صبح میدم جی پوچھتی ہے چائے بنا

دوں، ناشتہ کریں گے؟ ہر روز..... آپ کا کیا خیال ہے اس کے سُر پورے ہیں کہ

ایک ادھ گھٹ لگا کر بھیجا ہے اللہ میاں نے؟

اب آپ غور سے میری بات سنیں!

(جلیل جلدی سے ہار مونیم پر ایک سرگم بجا تاہے۔)

میں آپ سے کہہ رہی ہوں جلیل صاحب۔

جی سر جی، فرمائیے!

کتنے گانے رہ گئے ہیں سکندر کے آپ کے ساتھ؟

تین گانے اور پونے چار ماترے کم۔

کیا مطلب؟

ہر گانے میں ایک ایک ماترے کی کمی ہو گی..... پھر آدمی بندہ بشر ہے میدم، کسی

گانے میں وادھا گھٹا بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے پونے ماترے کی گنجائش اور رکھی

ہے۔

آپ کسی وقت سخیدگی سے بات نہیں کر سکتے!

جیلیں: ہمارا تو میدم کام ہی عادت جیسا ہے، ہم تو ہر وقت سیر یعنی رہتے ہیں۔
ستارہ: اچھا میری بات غور سے سنیں!

جیلیں: جی جناب بندہ پرور..... وہ غور سے مجھے خیال آیا کہ ایک موچی غور سے جو تیار
سی رہا تھا، جیسے ہر ناکے سے جوں نکال رہا ہو۔ اس کے پاس سے ایک لوہاگز رار
ستارہ: بس اب آپ خاموشی سے بات سنیں اور اس پر عمل کریں۔

جیلیں: جی صاحب..... جب سے میری ڈاڑھ میں درد ہے، مجھے ایک سہولت ہو گئی
ہے..... میں عملیا نہیں رہا۔

ستارہ: جیلیں صاحب باقی تین گانوں کی روکارڈنگ آپ صابری صاحب سے نہیں کرائیں
گے میں نے ڈائریکٹر صاحب سے بھی بات کر لی ہے۔

جیلیں: تو پھر میں کون ہوتا ہوں..... ساری بات ہی ان کی ہے۔

ستارہ: اب آپ Beat کوڈرا پچھے رکھیں، سکندر کی آواز پر نہ چڑھادیں..... اگلے گانوں
میں۔

جیلیں: انشاء اللہ!

ستارہ: کیا مطلب؟

جیلیں: جیسا آپ نے کہا ہے، انشاء اللہ ویسے ہی ہو گا..... صرف میری عرض ہے کہ آپ
سکندر صاحب سے کہیں کہ انتہہ ٹھیک پکڑیں..... گیڈرنہ پکڑیں۔

ستارہ: بڑا لگائیں..... میوزک بھر کے لگنا چاہیے۔

جیلیں: اچھا ب ایک چھوٹی سی عرض میری بھی ہے۔ اجازت ہے، کہوں؟ مزاج ٹھیک
ہے ناں آپ کا!

ستارہ: ہاں کہئے!

جیلیں: یہ ٹھمری انگ کا گیت ہے، ابھی پورا گیت نہیں ملا، پر دھن سنیں۔ یہ سکندر صاحب
کے بس کا نہیں۔ (سر بجا کر) یہ ذرا سنیں! باث چلت موری چندروی بھگلوئی ڈاری
ہے اسیوں پتھ اندازی کا ہنا۔

(راؤ بھیر دیں ٹھمری انگ دھن ہار مونیم پر بجا تا ہے۔ پھر گاتا ہے کاپی ہار مونیم کے

اوپر سے اٹھا کر ستارہ کی طرف بڑھاتا ہے۔)

میڈم جی ذرا کہہ کر تو دیکھیں۔

جب میں کہہ چکی ہوں کہ سکندر اسے اچھا گائیں گے.....

ستارہ: جیل: وہ تو گائیں گے لیکن آپ بھی کہہ کر دیکھیں ذرا..... پلیز میڈم جی، بادشاہ میری دھن کو چار چاند لگ جائیں گے۔ ذرا کہہ کے تو دیکھیں۔ یہ دھن میں نے آپ کے لئے بنائی ہے۔

(جیل ہار موئیم بجاتا ہے۔ میڈم ایک بار سنتی ہے، پھر کاغذ پر الفاظ دیکھتی ہے۔ اٹھاتی ہے اور گاتی ہے۔ یہاں صرف ایک بندور کا رہے۔ اس کی دھن اور والی دھن کے مطابق ہے)

کہیں تو کس سے کہیں دل کا روگ کیا ہے

پڑے ہیں سانس پر تالے بجوگ کیا ہے

(میڈم گاتی رہتی ہے۔ اس کے چہرے پر اخباروں کی سر خیاں، رسالوں کے تراشے پر امیوز ہوتے ہیں۔ ستارہ کی آنکھوں میں اس گیت کے دوران ہلکے ہلکے آنسو آتے ہیں۔)

کٹ

سین 6 ان ڈور دن

(گلری کے پیچوں بیچ سکندر اور ستارہ باتیں کرتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ ان کی آواز

نبیس آرہی لیکن ستارہ کی مسکراہست اور خوشی ظاہر کرتی ہے جیسے سکندر کوئی دلچسپ ناپک

ڈسکس کر رہا ہے۔ یکدم ستارہ بے ساختہ ہنسنے لگتی ہے۔ سکندر اپنا ایک ہاتھ اس کے

کندھ پر اور دوسرا ہاتھ سر پر رکھتا ہے اور پھر کندھے والا ہاتھ چھوڑ کر اس کا ایک بازو

اوپر اٹھاتا ہے۔ ستارہ اس کے پیٹ میں Punch کرنے کے انداز میں مکاماری ہے۔

سکندر زبان نکال کر Whoop جسمی آواز نکالتا ہے۔ گلری لمبی ہونی چاہیے جس کے

دونوں جانب دروازے ہیں، جیسے ریڈ یو شیشن یا ٹیلی ویژن شیشن کے دفاتر کے درمیان کی

لمبی گلری ہوتی ہے۔ اب بہت بیچھے سے ایک آدمی دروازہ کھول کر آواز دیتا ہوا لکھتا ہے۔)

ٹی وی پر ڈیوسر: سکندر صاحب! پلیز ذرا رکھئے۔
 (سکندر اور ستارہ رکتے ہیں۔)

پر ڈیوسر: آئی ایم سوری جی، وہ آپ کا گناہ دوبارہ ریکارڈ کرنا پڑے گا۔
 سکندر: کیوں؟

پر ڈیوسر: مشکل یہ ہے کہ (سر کھجلا کر) کچھ میکنیکل Fault ہو گئی ہے۔ جہاں آپ نے
 دوسرا انترہ اٹھایا ہے، وہاں تھوڑی سی Slippage ہے۔ ڈنگ کے وقت بہت
 زیادہ نقص نکل آئے گا۔ زیادہ دیر نہیں لگے گی، بس ذرا آدھا گھنٹہ اور..... بالی
 سارے گانے ٹھیک ہیں، صرف ایک گانے کے لئے زحمت دوں گا آپ کو۔
 ستارہ: لیکن ہم کو تو پندرہ منٹ میں دوسری ریکارڈنگ کے لئے پہنچا ہے افضل صاحب۔

How will we make it?

پر ڈیوسر: بس جی آدھا گھنٹہ!

ستارہ: یہ تو بالکل بے اصولی بات کر رہے ہیں آپ!

پر ڈیوسر: کہاں ریکارڈنگ ہے میدم؟

ستارہ: نیم سٹوڈیوز میں..... فتح صاحب انتظار رہے ہوں گے۔

پر ڈیوسر: فتح صاحب میرے پرانے مرتبی ہیں۔ میں ان کو فون کر دیتا ہوں۔ پلیز سکندر
 صاحب! آئیے۔

کٹ

سمن 7 ان ڈور دن

(ٹی وی سٹوڈیو: عموماً مو سیقی کے پروگرام جیسے ٹیلی ویژن سے ہوتے ہیں، ایسے ہی شیخ
 اور آرکٹر اسجا ہوا ہے۔ ناظرین سامنے کریمیوں پر بیٹھے ہیں۔ کیمرہ پوزیشن وغیرہ جاری
 ہے۔ پر ڈیوسر افضل انتظام وغیرہ کر رہا ہے۔ آرکٹر ابھا ہے۔ میوزک ڈائریکٹر جب

سے پان نکال کر کھاتا ہے۔ اس وقت سکندر اور ستارہ سب سے الگ تھلک ڈاؤں پر بیچے قالین پر بیٹھے ہیں اور بتیں کر رہے ہیں۔ پروڈیوسر افضل باتی کام چھوڑ کر ان کے پاس آتا ہے اور قالین پر تربیب بیٹھتا ہے۔)

اپل: ایک بات کرنی تھی آپ سے.....

(ستارہ اور سکندر درست طریقے سے بیٹھتے ہیں۔ ستارہ کی آنکھوں میں محبت اور خوشی کی چک ہے۔)

ستارہ: انشاء اللہ ہم پورا ذریعہ لگائیں گے، آپ فکر نہ کریں۔ ڈینگ میں کوئی مشکل نہیں ہو گی۔

اپل: یہ بات نہیں میدم۔ وہ مجھے عنایت صاحب ملے تھے کل رات۔ وہ ایک فلم Launch کر رہے ہیں اگلے ہفتے۔ اخباروں میں اناؤنس بھی ہو چکا ہے۔

ستارہ: پتہ ہے افضل صاحب، وہ سال میں تین تین فلمیں بناتے ہیں اور سب کا پیسہ کھا جاتے ہیں۔ ہر نئی فلم پر ہاتھ جوڑتے ہیں کہ پچھلا بھی چکا دوں گا۔ اور کبھی کوڑی بھی ادا نہیں کرتے۔

سکندر: ان کی بات تو سن لیں!

ستارہ: عنایت صاحب کی سب بتائیں مجھے پتہ ہیں سکندر، یہاں افضل صاحب تو بھولے آدمی ہیں۔ ٹیلی ویژن والوں کو کیا پتہ وہاں کیا حال ہوتا ہے!

اپل: بات یہ ہے عنایت صاحب کی ذمہ داری میں لیتا ہوں، وہ ضرور Payment کریں گے۔

ستارہ: (ہاتھ جوڑ کر) ناں بابا، ناں جی۔۔۔ انہوں نے میری تین فلموں کے پیسے دینے ہیں۔۔۔ ایسے کہیں ہیں کہ اب تو میں وصیت کر کے مروں گی کہ میرے خاندان کا کوئی شخص کبھی بھی ان کے ساتھ کوئی کنٹریکٹ نہ کرے۔

اپل: بات یہ ہے میدم۔۔۔

ستارہ: میں آپ کی تسویاتیں سن سکتی ہوں افضل صاحب لیکن آپ عنایت صاحب کا ذکر میرے سامنے نہ کریں پلیز۔ آپ کو کیا پتہ ہے وہ کیسے ذلیل آدمی ہیں۔ جب

گانے لینے ہوں گے تو یک پیشہ کے ڈبلے کر پہنچ جائیں گے..... ادھر ان کا کام نکل گیا، ادھروہ کون اور میں کون..... پھر دس دس چکر لگاؤ، مجال ہے جو مل بھی جائیں۔

سکندر: ستارہ، ان کی بات بھی تو سن لو!

ستارہ: سکندر تمہیں ان لوگوں کا تجربہ نہیں ہے۔ میں انڈسٹری کے سب لوگوں کو جانتے ہوں (ہاتھ جوڑ کر) جتاب ہم آپ کے لئے تو سب کچھ کریں گے لیکن عنايت صاحب نہایت چور آدمی ہیں، ان سے ہماری نہیں بن سکتی۔ (ماتھے کو چھو کر) ان کو دور سے سلام!

افضل: اچھا میڈم، آپ کی مرضی ہے..... دراصل عنايت صاحب میرے بہنوئی تھے۔ (انھتاء ہے اور آر کشر اکی طرف جاتا ہے۔ ایک بینگ سے موسیقی جاری ہوتی ہے۔ سکندر اور ستارہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ ستارہ جھینپ کر نظر میں جھکاتی ہے۔ افضل کی آواز آتی ہے۔)

افضل: وی ٹی آر رو لنگ! (ماہیک جو قالیں پر ہی پڑا ہے سکندر اور ستارہ قریب ہوتے ہیں اور گاتے ہیں۔ اب ان دونوں کی آواز نہیں آتی، صرف بیک پر موسیقی جاری ہوتی ہے وھن پڑے ہیں سانس پرتالے.....)

کٹ

سین 8 ان ڈور رات

(باپ تان پورہ سر کر رہا ہے۔ آپا جی آتی ہے۔ کچھ دیر پاس کھڑی رہتی ہے اور باپ کو نفرت کی نظر سے دیکھتی رہتی ہے۔ پھر کہتی ہے۔)

آپا: آبا جی!

باپ: (تان پورہ چھوڑ کر) جی۔

پھر کیا فیصلہ کیا آپ نے؟
کیا فیصلہ؟

کمال ہے اباجی..... میں کب تک آپ لوگوں کی خاطر یہاں بیٹھی رہوں گی، آخر
میں جاؤں گی اپنے گھر۔

تو جاؤں..... لڑکیاں ہمیشہ اپنے ہی گھر چلی جاتی ہیں۔

اباجی آپ کبھی خدا کے لئے حقیقت پندی سے بھی کام لے لیا کریں، ہر وقت
سات سروں میں نہ رہا کریں۔ یہ دنیا ہے، یہاں اولاد کیلئے سوچنا پڑتا ہے.....
کھانے پینے زندہ رہنے کیلئے روز گار کی تلاش ہوتی ہے..... بیٹی کے بر کیلئے کوشش
کرنی پڑتی ہے..... بیٹی کے کار و بار کیلئے ہمت سے کام لینا ہوتا ہے۔ آپ کی طرح
سارا دن وادی سموادی سروں کے چکر میں رہے آدمی تو گھر چوپٹ ہو جاتا ہے۔

(ہس کر) تو اپنے اندر ہے باپ سے کیسی سخت باتیں کہہ رہی ہے راشدہ! اندھا کیا
کمائی کرے گا..... کیا بر تلاش کر لائے گا..... کیا کار و بار کھڑا کراوے گا بیٹی کو!
جب معذوری کی یہ شکل ہوا باجی تو خدا کیلئے آپ دوسروں کے ساتھ سمجھوتہ تو
کر لیا کریں۔

ہاں کیوں نہیں..... کیوں نہیں۔ سمجھوتے ہی کرتا رہا ہوں تو آج کا دن دیکھا
نصیب ہوا ہے راشدہ۔

اس چھوٹے سے مکان میں گزارہ نہیں ہو سکتا اباجی..... آپ سب میرے ساتھ
شیخوپورے چلیں۔

(خوف کے ساتھ) کیوں..... وہاں کیوں؟

تو بہ..... آپ تو شیخوپورے کے نام سے یوں ڈرتے ہیں اباجی جیسے، جیسے جیسے
جی.....

بیٹی کے سرال میں ہم سب کہاں کھپ سکیں گے راشدہ! میں تو ستارہ کے ساتھ
نہیں جا سکا۔

وہاں دیہاتی ماحول ہے اباجی! عاصم زمینوں پر کام کرے گا ان کے ساتھ..... گنینہ

بیا ہی جائے گی سال چھ مہینے میں۔ آپ میاں جی کی باتوں کا خیال نہ کیا کریں ایسے دو گھنٹی کا غصہ ہوتا ہے ان کو بول بال کر بالکل ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

باپ: کہتی تو تو ٹھیک ہے لیکن یہاں رہنے میں کیا حرج ہے؟ عاصم کوئی کاروبار کرنے لگے گا تھوڑے دنوں میں۔

آپا: کاروبار رہنے دیں اباجی..... ہمارے گھر کے مردوں سے کاروبار ہو چکے! فیر وزیر نے جو کاروبار کئے وہ بھی آپ کے سامنے تھے..... اب عاصم جو پوریاں ڈالے وہ بھی آپ دیکھ لینا۔

باپ: تو اسے موقع تودے!

آپا: کرے کرے، میں نے اسے موقع دینا ہے! سو بسم اللہ کاروبار کرے..... لیکن اباجی کاروبار سرمائے سے ہوتا ہے، اس کے پاس تلفافے پر ٹکٹ لگانے کو پیسے نہیں ہوتے۔

باپ: (لجاجت سے) تو اسے کوئی چھوٹا موٹا کام شروع کروادیتی اللہ واسطے! میں کہاں سے سرمایہ لاؤں اباجی، میری کوئی ملیں چلتی ہیں..... زمینیں ہیں، آپ سب خوشی سے چلیں وہاں۔

باپ: وہ جو..... (لجاجت سے) وہ ستارہ نے جور قدم دی تھی..... وہ اس میں سے کچھ عام کو.....

آپا: سب کی نظر ہے اس رقم پر توبہ! بابا میں تو وہ چیک پکڑ کر گناہ گار ہو گئی سب سے۔
باپ: ناں راشدہ، ناں بیٹی!

راشدہ: (روکر) وہ روپے کوئی میرے پاس پڑے ہیں..... طلاقن ہو کر گھر بیٹھ جائی تو اچھا! آپ شکر کریں کہ چیک لے کر وہ خوش ہو گئے..... اب سب کو گھر لے جائے پر رضامند ہیں۔

باپ: (آہستہ) لیکن کب تک خوش رہے گا راشدہ!
راشدہ: اب اس قدر بھی خراب نہیں ہیں وہ، بس ذرا بولنے کی عادت ہے..... اور کس کے نہیں ہوتی۔ اباجی! اب آپ فیصلہ کریں جلدی۔